

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مجتمع آموزش عالی فقه
مدرسه عالی فقه تخصصی
پایان نامه کارشناسی ارشد رشته فقه مقارن

عنوان:

ترجمه و تحقیق کتاب دائرة المعارف فقه مقارن نوشته آیت الله العظمی ناصر مکارم شیرازی دام ظلّه به

زبان اردو

"خطوط کلی و عرصه های اقتصاد اسلامی"

استاد راهنما:

حجة الاسلام و المسلمین سید مبین حیدر رضوی

طلبه:

سید ذیشان حیدر رضوی

کد تحصیلی: ۱۵۹۱۳۱۱

تیر ۹۸

اس تھیسز کے تمام مطالب کی ذمہ داری مؤلف کی ہے
جامعہ المصطفیٰ العالمیہ کی اجازت اور مصادر کے ذکر کے ساتھ اس تھیسز سے استفادہ اور اسے ملک کے اندر شائع کیا جاسکتا ہے

انتساب

اس ناچیز اور حقیر خدمت کو ائمہ معصومین علیہم السلام اور تمام شہدائے اسلام سے منسوب کرتا ہوں۔
گر قبول افتدز ہے عز و شرف

تشکر و قدردانی

شکر ہے اس خدا کا جس نے بندہ کو یہ توفیق عطا کی کہ قلم کے ذریعہ اپنے عظیم فریضہ تبلیغ کو ادا کرنے کی سعی کروں اور اس راہ میں تمام معاون افراد کا شکر ادا کروں لہذا میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جنہوں نے آغاز کار سے انجام کار تک ”تَعَاوَنُوا عَلٰی الْبِرِّ وَالْتَّقْوٰی“ پر گامزن رہتے ہوئے نصرت و مدد کی، خصوصی طور پر گروہ فقہ مقارن کے تمام اساتید و مسئولین اور ان تمام افراد کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری مدد اور حوصلہ افزائی کی بالخصوص استاد راہنما حجیۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید مبین حیدر رضوی صاحب دامت افاضتہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنی قیمتی اور مفید راہنمائیوں سے میری مدد فرمائی۔
ومن اللہ التوفیق

عرض مترجم

خداوند کریم کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے آیۃ اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ کی کتاب ”دائرة المعارف فقہ مقارن“ کے ترجمہ و تحقیق کی توفیق عنایت فرمائی جسے ”اسلامی معیشت کا کلی خاکہ اور اس کے زینے“ کا عنوان دیا ہے اور یہ المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی کے (M.A.) کی تھیسس (Thesis) ہے۔

یہ کام آسان نہیں تھا لیکن دوستوں اور اساتذہ کی حوصلہ افزائی اور بالخصوص استاد راہنما حجیہ الاسلام والمسلمین عالی جناب مولانا سید مبین حیدر صاحب کے مفید مشوروں اور ہدایات کی وجہ سے پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔

میں استاد محترم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس خدمت کی انجام دہی میں میری بھرپور مدد کی۔

کوشش رہی ہے کہ علمی اصطلاحات کا ترجمہ اور ان کی تشریح سلیس اور روان ہو اور آیات کے اردو ترجمہ میں علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ کے ترجمہ سے مدد لی ہے۔

آخر میں رب کریم سے دعا ہے کہ تمام مراجع کرام اور علماء اسلام خصوصاً ہر معظم آیۃ اللہ العظمیٰ خامنہ ای دام ظلہ کو صحت و سلامتی اور طول عمر عطا فرمائے اور امام زمانہ (عج) کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید ذیشان حیدر

اشاریہ

اقتصاد انسانی ضروریات میں سے ہے اور اسلام نے بھی اقتصاد کو کافی اہمیت دی ہے، اقتصادی مسئلہ دوسرے مکاتب میں طرح طرح کے نظریوں کے ساتھ دنیا پرستی پر مبنی متعدد تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں لیکن مکتب اسلام میں خدا و آخرت پر مبنی طرز تفکر ہے اس طرح سے کہ اقتصاد، زندگی کا ہدف نہیں ہے بلکہ زندگی گزارنے کا ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ دوسرے عظیم اہداف تک رسائی ہو سکے۔

کتاب حاضر آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ کی کتاب دائرۃ المعارف فقہ مقارن کا اردو میں ترجمہ اور تحقیق ہے جسے جلد دوئم کے بخش دوئم کی فصل پانچ، چھ، سات اور بخش سوئم کہ جس میں چار فصل ہیں انجام دیا ہے اور جس کا عنوان ”اسلامی معیشت کا کلی خاکہ اور اسکے زمینے“ ہے۔ جس میں اصل موضوع یہ ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام کے کچھ اہداف ہیں جیسے: فراغ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اقتصادی سرگرمیوں کی آزادی، قانون رقابت سالم، اسلامی حکومت اور اقتصادی کارکنان کے درمیان آپسی اعتماد، مخلوط ملکیت، اقتصادی ترقی کے لیے سماجی تعاون اور عمومی شرکت، اور اسی طرح دوسرے اصول۔

ماہرین اقتصاد نے اقتصادی ترقی کیلئے کچھ مراحل بیان کئے ہیں جیسے: اقتصاد میں حکومت کی محدود مداخلت کی ضرورت، اقتصادی حکمت عملی میں حکومت کا کردار، حکومت کے مداخلت کے نظری مبنی، اقتصاد میں حکومت کی موجودگی کے مواقع۔

اسلام اقتصادی نظام پر نظارت کو ضروری سمجھتا ہے جس کیلئے چند اصول بیان کی ہیں جیسے: اقتصادی نظام پر اسلامی حکومت کی نظارت

، عمومی نظارت، اجتماعی ذرائع مواصلات پر نظارت۔

اسلام کے اقتصادی نظام کے زمینوں میں منافع کی عادلانہ تقسیم، پیداوار، تقسیم، استعمال کا طریقہ کو خاص طور سے بیان کیا گیا ہے

ضروری کلمات: اقتصاد، فقہ، مقارن، توسعہ، اختیار

چکیده

اقتصاد یکی از نیازهای مهم بشر است و اسلام برای اقتصاد اهمیت ویژه ای قایل است. مسئله اقتصاد در مکاتب دیگر با دیدگاه مختلف مبتنی بر جهان بینی های آن ها تفسیرهای متعددی شده است اما در اسلام انگیزه الهی و آخرت وجود دارد که اقتصاد را نه هدف زندگی بلکه وسیله ای برای حیات بشر می داند تا بدین وسیله به هدف متعالی دست یابند.

کتاب حاضر ترجمه و تحقیق از کتاب دائرة المعارف فقه مقارن تالیف آیه الله العظمی ناصر مکارم شیرازی^{دام ظلّه} از جلد دوم از بخش دوم فصل پنجم، ششم، هفتم و بخش سوم که داری چهار فصل است به زبان اردو می باشد که عنوان آن "خطوط کلی و عرصه های اقتصاد اسلامی" است.

موضوع اصلی این است که در نظام اقتصاد اسلامی باید این اصل ها رعایت شود مانند :
آزاد بودن فعالیت اقتصادی توأم با تکلیف مداری ، اصل رقابت سالم ، اصل اعتماد متقابل حکومت اسلامی و فعالان اقتصادی ، مالکیت چند گونه (مختلط) ، همیاری اجتماعی و مشارکت همگانی در جهت توسعه اقتصادی ، و مانند همان اصول های دیگر.
اقتصاددانان برای توسعه اقتصادی مراحلی همچون : ضرورت دخالت محدود در اقتصاد ، نقش حکومت ها در تئوری اقتصاد ، مبانی نظری دخالت دولت ، عرصه های حضور حکومت در اقتصاد ، بیان کرده اند.

اسلام نظارت بر نظام اقتصادی را هم مهم دانسته است و برای آن هم اصل های همچون :
نظارت حکومت اسلامی بر نظام اقتصادی ، نظارت عمومی ، نظارت وسائل ارتباطی جمعی ، یادآور شده است.

در عرصه های نظام اقتصادی اسلام ، تقسیم عادلانه منابع ، تولید ، توزیع ، چگونگی مصرف شامل می شود.

کلمات کلیدی: اقتصاد . فقه . مقارن . توسعه . احتکار

سر فصل مطالب

..... عرض مترجم

..... اشاریہ

..... چکیدہ

..... سر فصل مطالب

..... مقدمہ

..... ضرورت ترجمہ

..... ضرورت علمی

..... ضرورت کاربوری

..... ضرورت منطقہ ای

..... بعض ضروری اصطلاحات

..... اقتصاد کی تعریف

..... فقہ کی لغوی تعریف

..... فقہ کی اصطلاحی تعریف

..... فقہ مقارن کی تعریف

..... فقہ مقارن کی ضرورت اور اہمیت

..... فقہ مقارن کا مختصر تاریخی جائزہ

۱۰	فقہ مقارن کی بعض اہم تالیفات
۱۰	اہل سنت علماء کی بعض تالیفات
۱۱	علمائے اہل تشیع کی بعض تالیفات
۱۱	کتاب دائرۃ المعارف فقہ مقارن کی خصوصیات
۱۲	مؤلف کا مختصر تعارف
۱۵	معرفی کتاب دائرۃ المعارف فقہ مقارن
۱۵	انگریزہ تالیف
۱۵	ویژگی ہای این کتاب
۱۶	معرفی مؤلف
۲۰	فصل دوم: اسلامی اقتصاد کے رہنما اصول
۲۱	اسلامی اقتصاد کے اسٹریٹجک قوانین اور اصول
۲۱	مقدمہ
۲۱	۱۔ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اقتصادی سرگرمیوں کا آزاد ہونا
۳۴	۲۔ قاعدہ رقابت سالم
۳۵	۳۔ اسلامی حکومت اور اقتصادی کارکنان کا ایک دوسرے پر اعتماد
۳۶	۴۔ مخلوط ملکیت
۳۹	۵۔ اقتصادی ترقی کے لیے سماجی تعاون اور عمومی شرکت
۴۸	یاد دہانی

ب

۴۸	۶۔ اصول اور راہ حل
۵۰	مصادر
۵۳	فصل سوئم: اقتصادی ترقی ایک اہم مقصد
۵۴	گفتار اول: سماجی اقتصاد میں حکومت کا کردار
۵۵	گفتار دوم: اقتصادی حکمت عملی میں حکومت کا کردار
۵۵	۱۔ کلاسیکل اقتصاد کی حکمت عملی میں حکومت کا کردار
۵۶	۲۔ سوشلزم اقتصاد کے اصول میں حکومت کا کردار
۵۶	۳۔ کینزری نامی حکومت (حکومت رفاہ)
۵۷	۴۔ دینی اور اسلامی حکومت
۵۷	گفتار سوم: حکومت کے مداخلت کے نظری مہانی
۵۸	۱۔ عمومی ذمہ داری، (انفرادی مفادات پر عمومی مفادات کی ترجیح)
۵۹	۲۔ عدالت کا قیام
۶۰	۳۔ نسبی توازن قائم کرنا
۶۱	گفتار چہارم: اقتصاد میں حکومت کی موجودگی کے مواقع
۶۱	(الف) نظارت و رہنمائی
۶۳	(ب) قوانین بنانا
۶۳	۱۔ کاروبار سے متعلق قوانین کی رعایت کا ضروری ہونا
۶۳	۲۔ دوسروں کو ضرر پہنچانے سے روکنا

۲۳..... بعض چیزوں کے بازار میں آنے کو محدود کرنا

۲۴..... ضروری قوانین مقرر کرنا

۶۵..... (ج) منصوبہ بندی کے شعبہ کا استحکام

۶۷..... مصادر

۶۹..... فصل سوئم: اقتصادی نظام پر نظارت

۷۰..... مقدمہ

۷۱..... گفتار اول: اقتصادی نظام پر اسلامی حکومت کی نظارت

۷۱..... ۱۔ لوگوں کے بارے میں حکومت کی ذمہ داری

۷۲..... ۲۔ عنوان حسبہ

۷۴..... اسلام میں حسبہ کا تاریخچہ

۷۶..... اقتصادی نظام پر حکومت کی نگرانی کے طریقے

۷۷..... ۱۔ قیمت معین کرنا

۷۸..... قیمت کے تعین کے بارے میں اہل سنت فقہاء کے نظریے

۷۹..... قیمت کے تعین کے بارے میں فقہاء اہل بیت کے نظریے

۷۹..... نتیجہ

۸۱..... ۲۔ بلیک مارکیٹ بننے سے روکنا

۸۴..... ۳۔ استعمال کے طریقہ پر نگرانی کرنا

۸۳..... گفتار دوئم: عمومی نظارت

۸۴	گفتار سوّم: مواصلاتی ذرائع پر نظارت
۸۵	۱۔ اقتصادی منصوبوں کی تنقید
۸۵	۲۔ موجودہ منصوبوں کے اجراء ہونے پر نظارت
۸۶	نتیجہ:
۸۷	مصادر
۸۹	تیسرا حصہ: اسلامی اقتصاد کے زمینے
۹۰	مقدمہ
۹۱	پہلی فصل: منافع کی عادلانہ تقسیم
۹۱	تقسیم کی تعریف:
۹۱	۱۔ تقسیم کی اہمیت
۹۲	۲۔ قدرتی ثروتوں کی تقسیم کا معیار
۹۷	دوسری فصل: تولید
۹۷	اشارہ:
۹۷	تولید کی تعریف:
۹۷	۱۔ تولید اور اسلام میں اس کی طرف تشویق دلانے کا طریقہ
۹۸	(الف) ثقافت سازی
۹۹	(ب) تولید کا زمینہ فراہم کرنے کی راہ میں توانمیں کی تشکیل
۱۰۰	۲۔ زمینوں کو آباد کرنا

۳۔ تولید کے اہداف ۱۰۰

۱۰۲ (الف) اجناس کی فراہمی اور مطالبہ میں ہم آہنگی

۱۰۳ (ب) اقتصادی استقلال کا حصول (خود کفیل ہونا)

۱۰۴ (ج) اقتصادی عدالت کا حصول اور طبقاتی فاصلہ کا خاتمہ

۴۔ تولید کے ذرائع ۱۰۵

۱۰۵ الف: طبعی منابع

۱۰۶ (ب) انسانی طاقت (بڑی انسانی)

۱۰۸ (ج) سرمایہ

جمع بندی ۱۱۱

نتیجہ ۱۱۱

تیسری فصل: توزیع ۱۱۳

۱۔ توزیع کی اہمیت ۱۱۳

۱۱۴ تولیدی عوامل کے درمیان تولید شدہ چیزوں کی تقسیم

۲۔ توزیع کے مقاصد ۱۱۵

۱۱۵ (الف) اجتماعی و اقتصادی عدالت کا حصول

۱۱۷ (ب) سیاسی اقتصادی انہیت کا حصول

۳۔ توزیع کی قسمیں ۱۱۸

۱۱۸ (الف) ابتدائی توزیع

۱۱۸ (ب) دوسری تقسیم

۱۱۹ ج- اجباری توزیع (ارث)

۱۲۰ نتیجه

۱۲۲ چوتھی فصل: اخراجات کی کیفیت

۱۲۲ ۱- استعمال کے اسباب

۱۲۴ ۲- اخراجات کا دائرہ

۱۲۴ (الف) ضروریات

۱۲۵ ج: غیر ضروری اخراجات

۱۲۵ ۱- ہوا و ہوس پر مبنی اخراجات

۱۲۶ ۳- اخراجات پر کنٹرول

۱۳۶ الف: اسراف

۱۳۷ ب- عمومی اموال کو نقصان پہنچانا

۱۳۸ نتیجہ کامل

۱۳۹ نتیجہ گیری

۱۳۱ منابع و مآخذ

مقدمه

موضوعی به نام اقتصاد و بویژه علم اقتصاد از آغاز زندگی بشر با او همراه بوده است. رفتارهای اقتصادی انسان ریشه در نیازهای او دارد. با گذشت زمان، افزایش جمعیت، محدودیت منابع و نیز با افزایش و تنوع نیازها در فرایند تحولات جهانی و توسعه تمدن بشری، مسئله اقتصاد و تامین معاش و نیازمندی‌هایی رو به تزايد انسان دائما متحول و پیچیده تر شده است. به لحاظ اهمیت، مسئله اقتصاد در مکاتب مختلف با دیدگاه‌های متفاوت مبتنی بر جهان بینی‌های آنها تفسیرهای متعددی شده است، این موضوع در مکاتب مادی به هدف زندگی فردی و اجتماعی تبدیل شده است. به طوری که همه چیز را برای اقتصاد و تامین معاش و رفاه مادی و دنیوی پیگیری می‌کند. در تاریخ تکامل مهم اقتصاد مکاتب مختلفی از این نگرش‌ها برای تبیین رفتارهای اقتصادی بشر ظهور یافته‌اند و پس از مدتی با پیدایش دیدگاه‌های مکاتب جدیدتر حذف و یا به حاشیه رفته‌اند.

در کنار این دیدگاه‌های مادی نگر، مکاتب الهی و آخرت نگر هستند که اقتصاد را نه هدف زندگی بشر بلکه وسیله‌ای برای حیات بشر می‌دانند تا بدین وسیله به هدف متعالی دست یابند. در این دو دیدگاه مبانی دو نگاه به اقتصاد کاملا متفاوت است، و لذا صاحبان اندیشه در این دو دیدگاه براحتمی نمی‌توانند همدیگر را درک کنند و به ماهیت وظیفه اقتصاد که علی‌القاعده باید در تمام جوامع یکسان باشد، برسند. این اختلاف زمان تشدید می‌شود که اندیشمندان دو دیدگاه در منتهی الیه افراطی این نظریات قرار می‌گیرند. نفی آنچه که مادی نیست و ختم تمام راه‌ها به حیات دنیوی از یک سو و نپذیرفتن اقتصاد و تامین رفاه به عنوان یک اصل در زندگی بشر از سوی دیگر منشأ عدم تفاهم‌ها و تبعاً عدم استفاده از جنبه‌های مثبت هر دیدگاهی خواهد شد. در این میان موضوع اصلی این است که واقعا مسئله اقتصاد چیست و در کجای زندگی بشر است و وظیفه آن چیست با تنگناها و بحران‌های اقتصادی ناشی از عوامل اقتصادی و سیاسی چگونه برخورد می‌شود بخصوص اینکه گاهی اقتصاد به عامل فشار کشورهای معارض و رقیب تبدیل می‌شود.

با نگاه توحیدی عالم دارای یک نظام واحد و هماهنگ است. اسلام به معنی وسیع کلمه برای حاکم کردن این نظام بر عالم از جانب خداوند متعال بوسیله پیامبران بزرگ عرضه شده است، این نظام الهی (یا همان نظام اسلامی) زیر مجموعه‌هایی دارد، از جمله این نظام‌ها، نظام اجتماعی، نظام سیاسی، نظام طبیعی، نظام اقتصادی و... هستند که این نظام‌ها باهم مرتبط‌اند و برهم اثر متقابل دارند.

نظام اقتصاد اسلامی با ترکیب سه عنصر «علم اقتصاد»، «مکتب اقتصادی» و «نهادهای اقتصادی - اجتماعی»، «اقتصاد ملی» که به نوعی در یک نظام اسلامی همان «نظام اقتصاد اسلامی» است، شکل می گیرد. و این اقتصاد اسلامی در صورتی تحقق می یابد که حکومت، حکومت اسلامی باشد وگرنه صرفاً در یک فرد به صورت جزئی ظهور می کند.

لذا ما ترجمه و تحقیق به زبان اردو از کتاب دائرة المعارف فقه مقارن جلد دوم از بخش دوم ۳ فصل (فصل پنجم، اصول و قواعد راهبردی در اقتصاد اسلامی و فصل ششم توسعه اقتصادی یکی دیگر از اهداف مهم و فصل هفتم نظارت بر نظام اقتصادی) و بخش سوم عرصه ها در نظام اقتصادی اسلام یعنی از جلد ۲ از صفحه ۲۴۵ تا ۳۵۳ انتخاب کرده ایم که اصول مهم آن آزاد بودن فعالیت اقتصادی توأم با تکلیف مداری، اصل رقابت سالم، اصل اعتماد متقابل حکومت اسلامی و فعالان اقتصادی، مالکیت چند گونه (مختلط)، همیاری اجتماعی و مشارکت همگانی در جهت توسعه اقتصادی، و مانند همان اصول های دیگر و همچنین ضرورت دخالت محدود در اقتصاد، نقش حکومت ها در تئوری اقتصاد، مبانی نظری دخالت دولت، عرصه های حضور حکومت در اقتصاد، بیان کرده ایم و در بحث نظارت بر نظام اقتصادی، نظارت حکومت اسلامی بر نظام اقتصادی، نظارت عمومی، نظارت وسائل ارتباطی جمعی را بطور دقیق ذکر کرده ایم و در عرصه های نظام اقتصادی اسلام، تقسیم عادلانه منابع، تولید، توزیع، چگونگی مصرف را توضیح داده ایم

!!

ضرورت ترجمه

ضرورت علمی

با توجه به اینکه دین اسلام مخصوص عصر و زمان معین و قوم خاص و مکان محدودی نیست بلکه تمام پهنه زمان و مکان قلمرو اسلام است و از سوی دیگر هر روز موضوع تازه ای در زندگی انسان ها پیدا می شود که حکم تازه ای را می طلبد و باید فقه اسلامی جوابگوی آن نیازها باشد تا شکلی در جامع بودن دین مبین اسلام ایجاد نشود. از جانبی، بحث های اقتصادی آن هم از دیدگاه فقه اسلامی یکی از مباحث مهم در ایجاد مسیری درست برای پی بردن به احکام الهی در باره این موضوع مهم و اساسی است؛ بنا بر این تحقیق در این مسائل و ترجمه آن ها به زبان های مختلف و از جمله زبان اردو آن هم از منابع معتبری که علمای اسلام نوشته اند، به لحاظ علمی، کاری ضروری به نظر می رسد.

ضرورت کاربردی

ارتباط نزدیک فرق اسلامی با یکدیگر و نشر آثار هر مذهب از طریق کتب و اخیرا در فضای مجازی از یک سو و پیوندهای تاریخی فقه مذاهب با یکدیگر از سوی دیگر، ایجاب می کند که آشنایی لازم به خصوص مسایل مربوط به احکام اقتصادی اسلام و جایگاه واهمیت آن پدید آید تا با مشخص شدن هرچه بیشتر نقاط اشتراکی مذاهب در این گونه موضوعات، زمینه هرچه بیشتر تقریب بین مسلمانان پیش آید.

ضرورت منطقه ای

در کشور هندوستان، آثار مربوط به مباحث فقه مقارنه ای آن هم با استحکام محتوایی وانسجام ساختاری وادبیات روان، نادر است؛ از این رو تحقیق و ترجمه کتاب مورد نظر به ویژه بخش های یاد شده، می تواند در ایجاد اطلاعات بلکه ارتقای آن بین مسلمانان این منطقه بسیار سازنده باشد.

ساختار بحث

موضوع: **خطوط کلی و عرصه های اقتصاد اسلامی** (ترجمه و تحقیق کتاب دائرة المعارف فقه مقارن آیه الله العظمی

ناصرمکارم شیرازی دامت برکاته و همکاران جلد ۲ بخش ۲ فصل ۵ از صفحه ۲۴۵ تا صفحه ۳۵۳)

بخش دوم این کتاب دارای ۷ فصل است که فصل پنجم آن اصول و قواعد راهبردی در اقتصاد اسلامی است و فصل ششم آن توسعه اقتصادی یکی دیگر از اهداف مهم است و فصل هفتم آن نظارت بر نظام اقتصادی هست.

و بخش سوم این کتاب دارای چهار فصل است که عنوان آن عرصه ها در نظام اقتصادی اسلام است که فصلهای آن به عنوان تقسیم عادلانه منابع، تولید، توزیع، چگونه مصرف هستند.

از بخش دوم

فصل پنجم :

اصول و قواعد راهبردی در اقتصاد اسلامی

مقدمه :

اصول راهبردی در نظام اقتصاد اسلامی به قواعد و سازگاری هایی عملی گفته می شود که ما را در رسیدن به اهدافی که در فصل پیشین ذکر شد کمک می کند از جمله قواعد و اصول راهبردی نظام اقتصادی اینها هستند:

اصل اول

آزاد بودن فعالیت اقتصادی توأم با تکلیف مداری :

برای اثبات این مطلب روایتی که از طرق شیعه و اهل سنت از رسول خدا (ص) نقل شده است را بیان فرموده اند.

قال رسول الله (ص) « دعوا الناس یرزق الله ببعضهم من بعض »

مردم را رها کنید و آزاد بگذارید که خداوند عده ای را به توسط عده ای دیگر روزی می دهد.

اصل دوم

اصل رقابت سالم :

در این اصل بیان کرده اند که نظام اقتصاد اسلامی رقابت سالم در بازار را توسعه می کند زیرا انحصار گرایی و به تعبیر امیرالمومنین(ع) "استثثار" نفی شده است.

اصل سوم

اصل اعتماد متقابل حکومت اسلامی و فعالان اقتصادی:

در این اصل اعتماد مردم بر فعالان اقتصادی لازم شمرده است و برای این مطلب حدیث امام محمد باقر(ع) را بیان و توضیح داده اند .

اصل چهارم

مالکیت چند گونه (مختلط):

تحقق اهدافی چون توازن اجتماعی ، رفاه عمومی ، عدالت اقتصادی و در گرو تمرکز زدایی ثروت و پرهیز از انباشته شدن آن در دست اغنیا است و شکی نیست که از جمله اسباب رسیدن به چنین هدفی تشریح نوعی از مالکیت است که از آن به مالکیت مختلط و یا چند شکلی تعبیر می شود.

اصل پنجم

همیاری اجتماعی و مشارکت همگانی در جهت توسعه اقتصادی :

همیاری اجتماعی در لغت عرب "التکافل الاجتماعی" تعبیر می شود و بدین معنا است که در نظر اسلام هر فردی از امت اسلامی موظف است به قدر توان خود در جهت منافع امت تلاش کند .

اصل ششم

سائر اصول و راهکارها:

بعضی اصول های دیگر مانند حضور و نظارت قانون مند دولت ، فضا سازی فرهنگی برای اقتصاد اسلامی ، پرهیز از هر گونه اسراف ، پرهیز از فعالیت های ضد اخلاقی و در اقتصاد اسلامی وجود دارد.

فصل ششم

این فصل بعنوان "توسعه اقتصادی یکی دیگر از اهداف مهم" ذکر شده است.

در این فصل برای اقتصاد چند توسعه شده است مانند :

ضرورت دخالت محدود در اقتصاد